جواب
شکوہ
اقبال

1) دل سے جو بات نکلتي ہے اثر رکھتي ہے
پر نہيں' طاقت پرواز مگر رکھتي ہے

قدسي الاصل ہے' رِفعت پہ نظر رکھتي ہے
خاک سے اُٹھتي ہے ، گردوں پہ گزر رکھتي ہے

عشق تھا فتنہ گرو سرکش و چالاک مرا
آسماں چير گيا نالہ بے باک مرا

2) پير گردوں نے کہا سن کے' کہيں ہے کوئي
بولے سيارے' سر عرش بريں ہے کوئي

چاند کہتا تھا' نہيں! اہل زميں ہے کوئي
کہکشاں کہتي تھي' پوشيدہ يہيں ہے کوئي

کچھ جو سمجھا مرے شکوے کو تو رضواں سمجھا
مجھے جنت سے نکالا ہوا انساں سمجھا

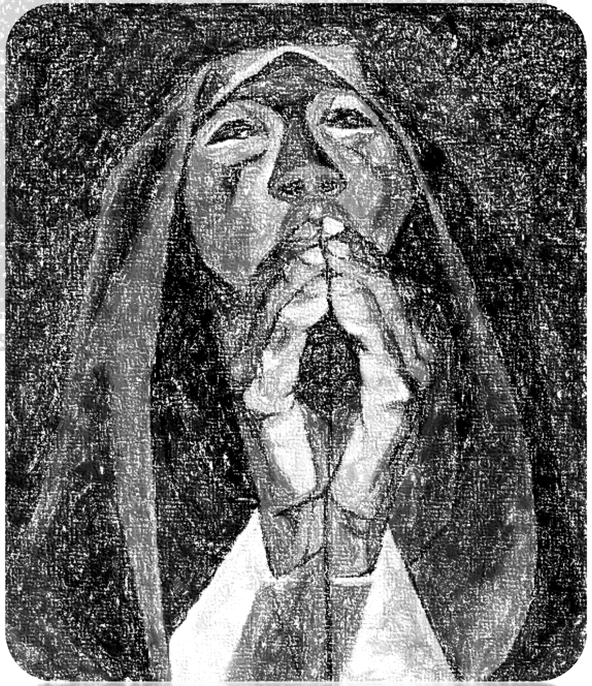

3) تھي فرشتوں کو بھي حيرت کہ يہ آواز ہے کيا
عرش والوں پہ بھي کُھلتا نہيں يہ راز ہے کيا!

تا سرِ عرش بھي انساں کي تگ و تاز ہے کيا!
آگئي خاک کي چٹکي کو بھي پرواز ہے کيا!

غافل آداب سے سکان زميں کيسے ہيں
شوخ و گستاخ يہ پستي کے مکيں کيسے ہيں!

4) اس قدر شوخ کہ اللہ سے بھي برہم ہے
تھا جو مسجودِ ملائک' يہ وہي آدم ہے!

عالم کيف ہے' دانائے رموز کم ہے
ہاں مگر عجز کے اسرار سے نامحرم ہے

ناز ہے طاقت گفتار پہ انسانوں کو
بات کرنے کا سليقہ نہيں نادانوں کو

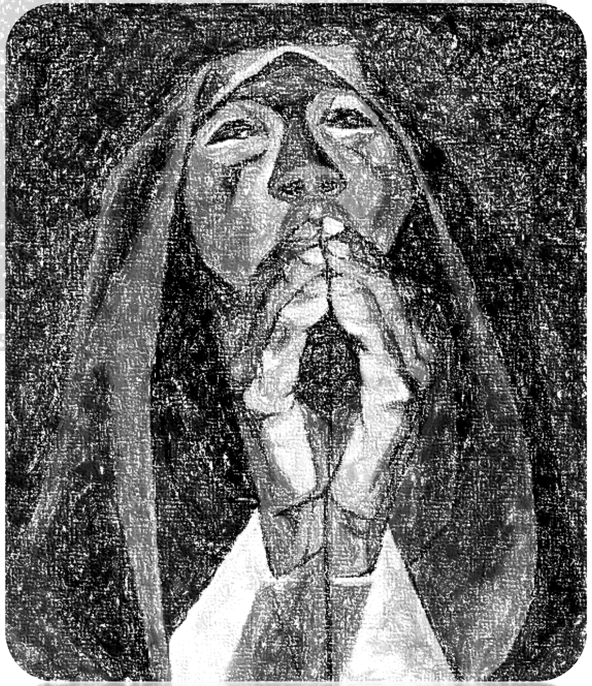

5) آئي آواز' غم انگيز ہے افسانہ ترا
اشک بے تاب سے لبريز ہے پيمانہ ترا

آسماں گير ہوا نعرۂ مستانہ ترا
کس قدر شوخ زباں ہے دل ديوانہ ترا

شکر شکوے کو کيا حسن ادا سے تو نے
ہم سخن کر ديا بندوں کو خدا سے تو نے

6) ہم تو مائل بہ کرم ہيں' کوئي سائل ہي نہيں
راہ دکھلائيں کسے' رہرو منزل ہي نہيں

تربيت عام تو ہے' جوہر قابل ہي نہيں
جس سے تعمير ہو آدم کي' يہ وہ گل ہي نہيں

کوئي قابل ہو تو ہم شان کئي ديتے ہيں
ڈھونڈنے والوں کو دنيا بھي نئي ديتے ہيں

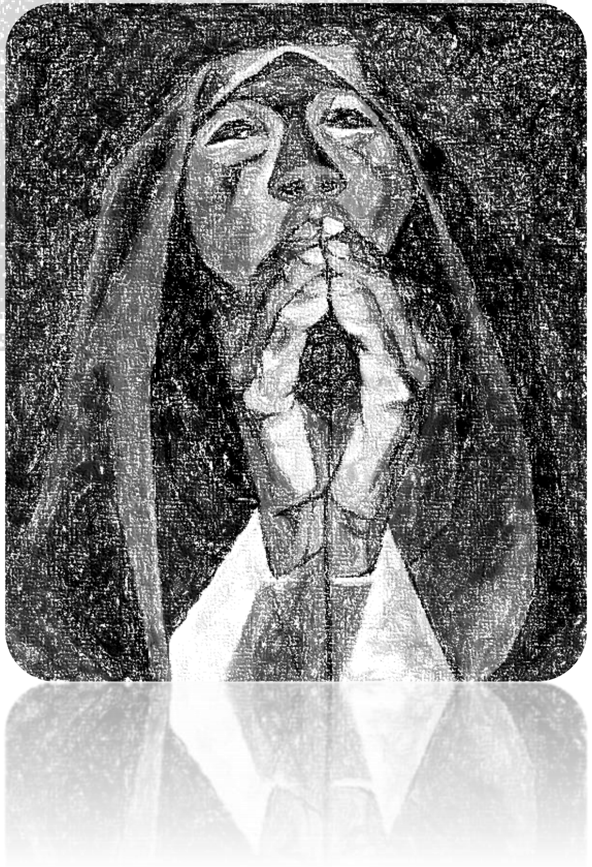

7) ہاتھ بے زور ہیں' الحاد سے دل خوگر ہیں
امتي باعث رسوائي پیغمبر ہیں

بت شکن اٹھ گئے' باقي جو رہے بت گر ہیں
تھا براہیم پدر اور پسر آزر ہیں

بادہ آشام نئے ، بادہ نیا' خم بھي نئے
حرم کعبہ نیا' بت بھي نئے' تم بھي نئے

8) وہ بھي دن تھے کہ یہي مایہ رعنائي تھا
نازش موسم گل لالہ صحرائي تھا

جو مسلمان تھا' اللہ کا سودائي تھا
کبھي محبوب تمھارا یہي ہرجائي تھا

کسي یکجائي سے اب عہد غلامي کر لو
ملت احمد مرسل کو مقامي کو لو!

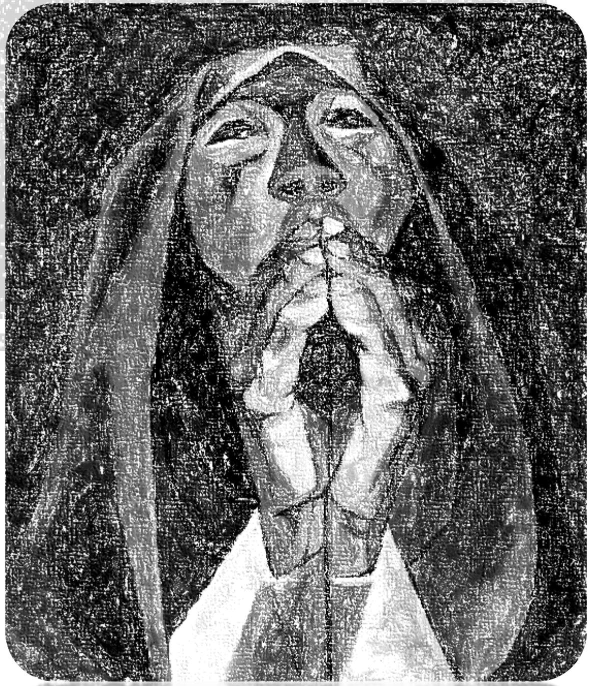

کبھی ہم سے، کبھی غیروں سے شناسائی ہے
بات کہنے کی نہیں، تُو بھی تو ہرجائی ہے!

قوم اپنی جو زرومالِ جہاں پر مرتی
بُت فروشی کے عِوض بُت شکنی کیوں کرتی؟

9) کس قدر تم پہ گراں صبح کي بيداري ہے
ہم سے کب پیار ہے ! ہاں نیند تمھیں پیاري ہے

طبع آزاد پہ قید رمضاں بھاري ہے
تمھي کہہ دو، یہي آئین و فاداري ہے ؟

قوم مذہب سے ہے' مذہب جو نہیں' تم بھي نہیں
جذب باہم جو نہیں' محفل انجم بھي نہیں

10) جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئي فن' تم ہو
نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن، تم ہو

بجلیاں جس میں ہوں آسودہ' وہ خرمن تم ہو
بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن' تم ہو

ہو نکو نام جو قبروں کي تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

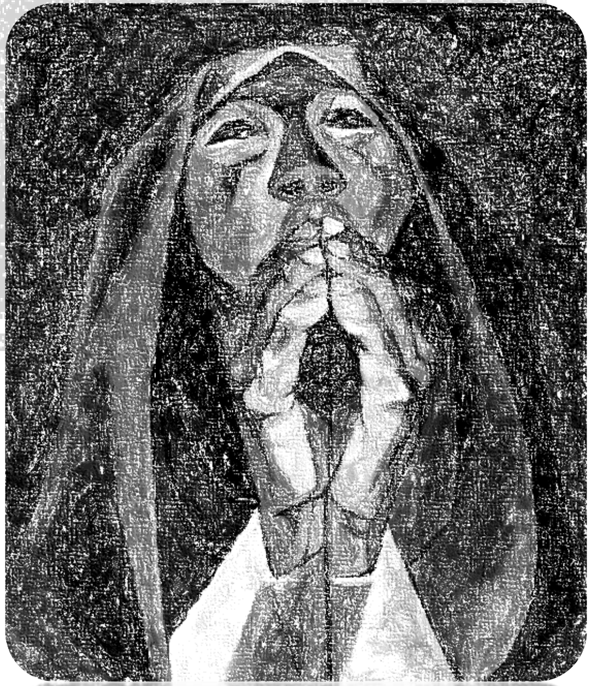

رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشنوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

11) صفحہ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے؟
نوع انساں کو غلامي سے چھڑایا کس نے؟

میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟
میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے؟

تھے تو آبا وہ تمھارے ہي' مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو!

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا ہم نے
نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا ہم نے

تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے
تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے

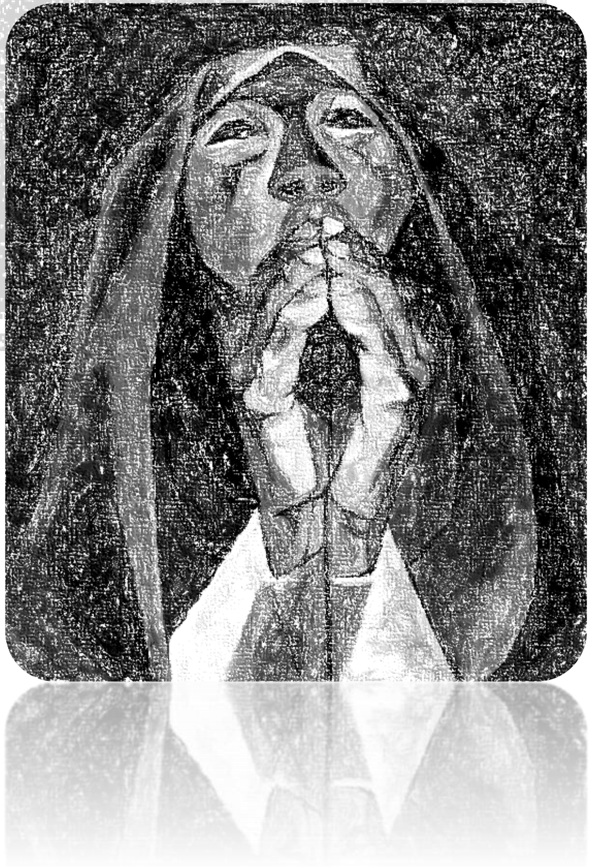

12) کیا کہا! بہر مسلماں ہے فقط وعدہ حور
شکوہ بے جا بھي کرے کوئي تو لازم ہے شعور

قہر تو یہ ہے کہ کافر کو ملیں حُور و قصور
اور بیچارے مسلماں کو فقط وعدۂ حور

عدل ہے فاطر ہستي کا ازل سے دستور
مسلم آئیں ہوا کافر تو ملے حور و قصور

تم میں حوروں کا کوئي چاہنے والا ہي نہیں
جلوۂ طور تو موجود ہے' موسي ہي نہیں

13) منفِعت ایک ہے اس قوم کي' نقصان بھي ایک
ایک ہي سب کا نبي' دین بھي' ایمان بھي ایک

حرم پاک بھي' اللہ بھي' قرآن بھي ایک
کچھ بڑي بات تھي ہوتے جو مسلمان بھي ایک

فرقہ بندي ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کي یہي باتیں ہیں

14) کون ہے تارِک آئینِ رسول مختار؟
مصلحت وقت کي ہے کس کے عمل کا معیار؟

تجھ کو چھوڑا کہ رسولِ عربی کو چھوڑا؟
بُت گری پیشہ کیا، بت شکنی کو چھوڑا؟

کس کي آنکھوں میں سمایا ہے شعار اغیار؟
ہوگئي کس کي نگہ طرز سلف سے بیزار؟

قلب میں سوز نہیں' روح میں احساس نہیں
کچھ بھي پیغام محمد کا تمھیں پاس نہیں

خندہ زن کُفر ہے،احساس تجھے ہے کے نہیں
اپنی توحید کا کچھ پاس تجھے ہے کہ نہیں

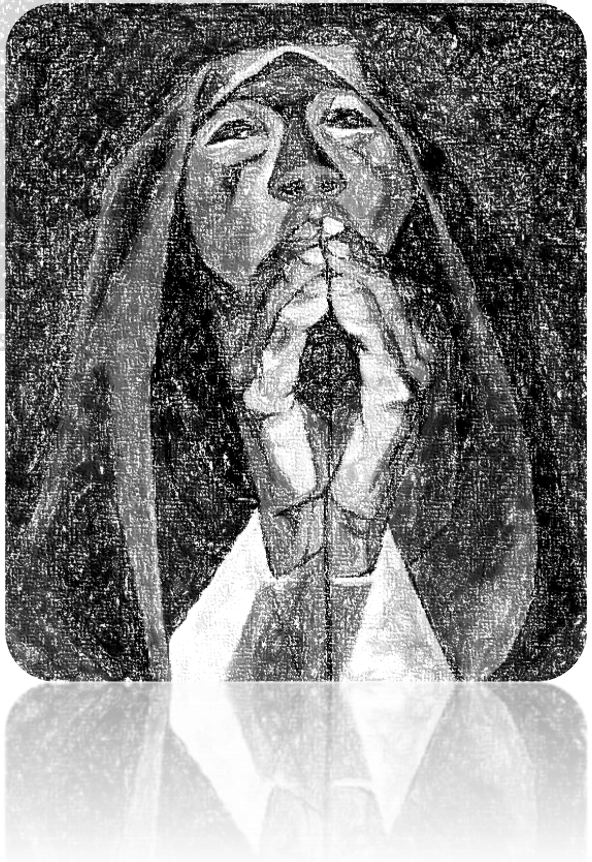

15) جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آرا' تو غریب
زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا ، تو غریب

نام لیتا ہے اگر کوئي ہمارا' تو غریب
پردہ رکھتا ہے اگر کوئي تمھارا' تو غریب

امرا نشہ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ہے ملت بیضا غربا کے دم سے

16) واعظ قوم کي وہ پختہ خيالي نہ رہي
برق طبعي نہ رہي، شعلہ مقالي نہ رہي

رہ گئي رسم اذاں روح بلالي نہ رہي
فلسفہ رہ گيا ، تلقين غزالي نہ رہي

مسجديں مرثيہ خواں ہیں کہ نمازي نہ رہے
يعني وہ صاحب اوصاف حجازي نہ رہے

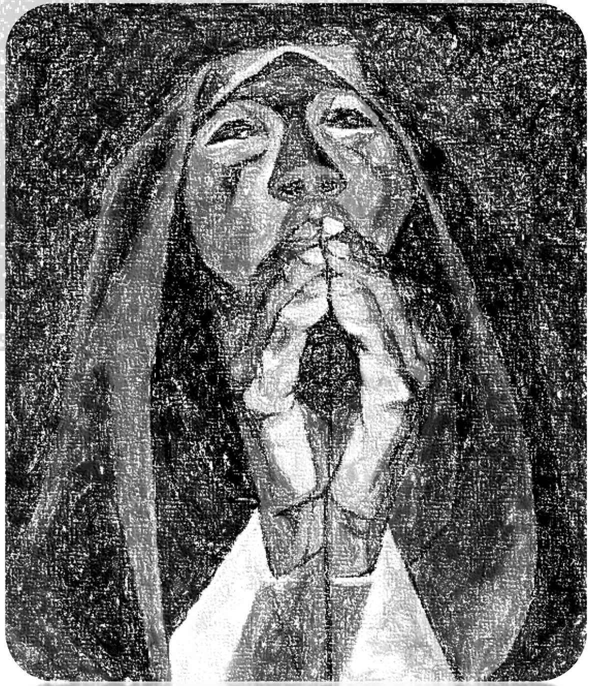

17) شور ہے، ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھي کہیں مسلم موجود!

وَضع میں تم ہو نصاري تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں! جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یوں تو سید بھي ہو، مرزا بھي ہو، افغان بھي ہو
تم سبھي کچھ ہو ، بتاؤ تو مسلمان بھي ہو!

18) دم تقریر تھي مسلم کي صداقت بے باک
عدل اس کا تھا قوي، لوث مَراعات سے پاک

شجر فطرت مسلم تھا حیا سے نم ناک
تھا شجاعت میں وہ اک ہستي فوق الادراک

خودگدازي نم کیفیت صہبایش بود
خالي از خویش شدن صورت مینایش بود

بُت صنم خانوں مین کہتے ہیں مسلماں گئے
ہے خوشی اِن کو کہ کعبے کے نگہبان گئے

منزلِ دہر سے اونٹوں کے حدی خواں گئ
اپنی بغلوں میں دبائے ہوئے قرآن گئے

خندہ زن کُفر ہے، احساس تجھے ہے کے نہیں
اپنی توحید کا کچھ پاس تجھے ہے کہ نہیں

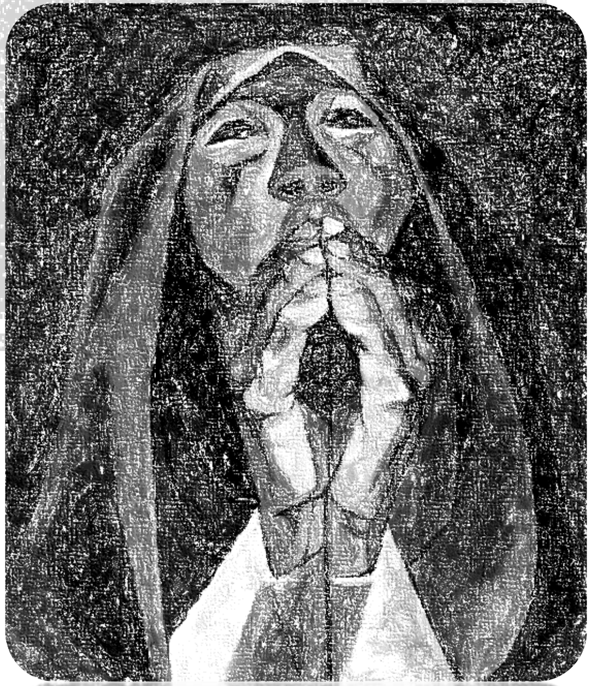

19) ہر مسلماں رگ باطل کے لیے نشتر تھا
اس کے آئینۂ ہستي میں عمل جوہر تھا

جو بھَروسا تھا اسے قوت بازو پر تھا
ہے تمھیں موت کا ڈر، اس کو خدا کا ڈر تھا

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر قابل میراث پدر کیونکر ہو!

20) ہر کوئي مست مے ذوق تن آساني ہے
تم مسلماں ہو! یہ انداز مسلماني ہے!

حیدري فقر ہے نے دولت عثماني ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحاني ہے؟

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارِک قرآں ہو کر

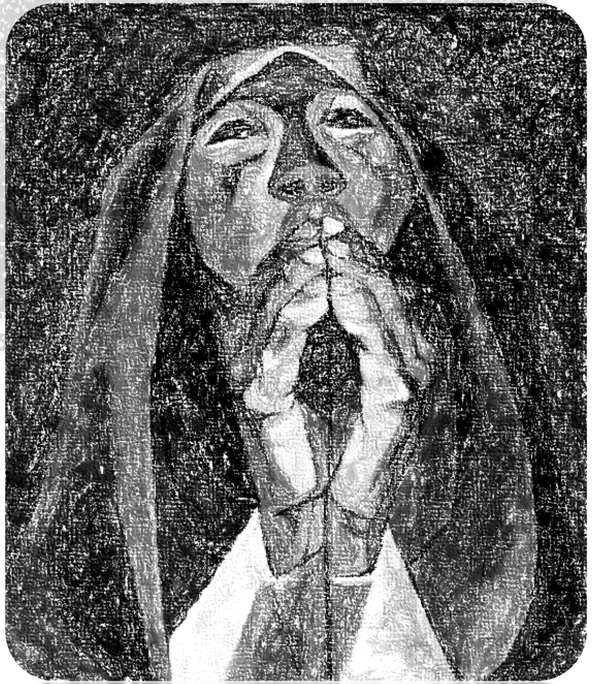

21) تم ہو آپس میں غضب ناک، وہ آپس میں رحیم
تم خطاکار و خطابیں، وہ خطا پوش و کریم

چاہتے سب ہیں کہ ہوں اوج ثریا پہ مقیم
پہلے ویسا کوئي پیدا تو کرے قلب سلیم

تخت فغفور بھي ان کا تھا، سریر کے بھي
یونھي باتیں ہیں کہ تم میں وہ حمیت ہے بھي؟

22) خودکشي شیوہ تمھارا، وہ غیور و خود دار
تم آخوت سے گریزاں، وہ آخوت پہ نثار

تم ہو گفتار سراپا، وہ سراپا کردار
تم تَرستے ہو کَلي کو، وہ گلستاں بہ کنار

اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کي
نقش ہے صفحہ ہستي پہ صَداقت ان کي

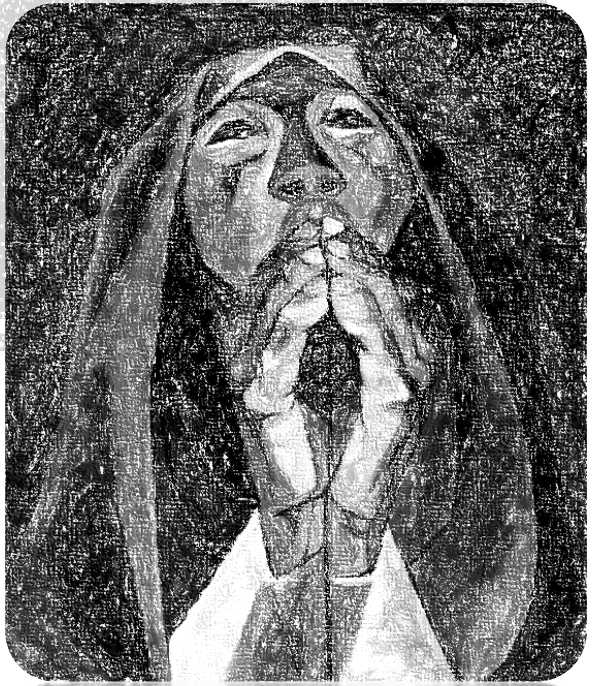

23) مثل انجم افق قوم پہ روشن بھي ہوئے
بت ہندي کي محبت ميں برہمن بھي ہوئے

شوق پرواز ميں مہجور نشيمن بھي ہوئے
بے عمل تھے ہي جواں ، دين سے بدظن بھي ہوئے

ان کو تہذيب نے ہر بند سے آزاد کيا
لا کے کعبے سے صنم خانے ميں آباد کيا

24) قيس زحمت کش تنہائي صحرا نہ رہے
شہر کي کھائے ہوا ، باديہ پيما نہ رہے

وہ تو ديوانہ ہے، بستي ميں رہے يا نہ رہے
يہ ضروري ہے حجاب رخ ليلا نہ رہے !

گلہ جور نہ ہو ، شکوئہ بيداد نہ ہو
عشق آزاد ہے ، کيوں حسن بھي آزاد نہ ہو!

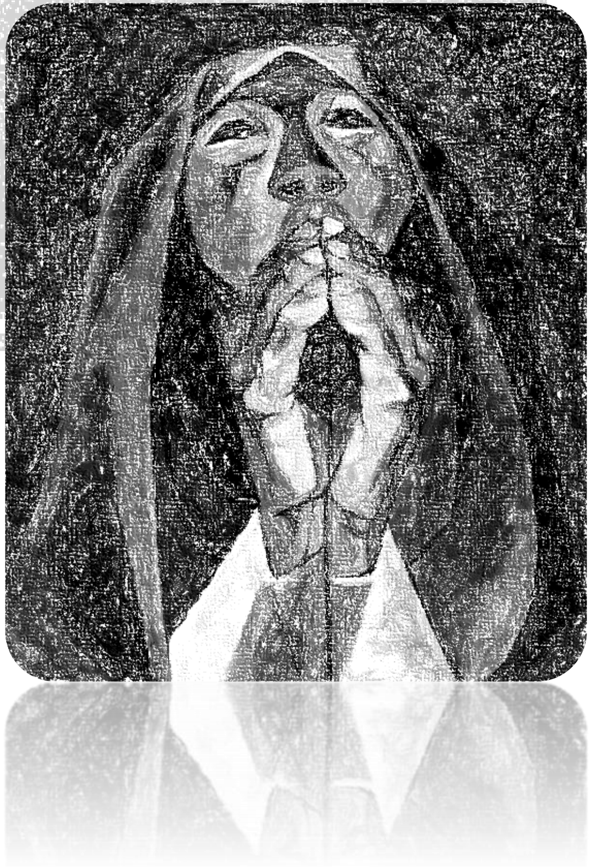

دردِ لیلیٰ بھی وہی، قیس کا پہلو بھی وہی
نجد کے دشت و جبل میں رَمِ آہو بھی وہی

عشق کا دل بھی وہی، حسن کا جادو بھی وہی
اُمّتِ احمدِ مرسل بھی وہی، تُو بھی وہی

پھر یہ آزردگیِ غیرِ سبب کا معنی
اپنے شیداؤں یہ چشمِ غضب کیا معنی

25) عہد نو برق ہے ، آتش زن ہر خرمن ہے
ايمن اس سے کوئي صحرا نہ کوئي گلشن ہے

اس نئي آگ کا اقوام کہن ايندھن ہے
ملت ختم رسل شعلہ بہ پيراہن ہے

آج بھي ہو جو براہيم کا ايماں پيدا
آگ کر سکتي ہے انداز گلستاں پيدا

26) ديکھ کر رنگ چمن ہو نہ پريشاں مالي
کوکب غنچہ سے شاخيں ہيں چمکنے والي

خس و خاشاک سے ہوتا ہے گلستاں خالي
گل بر انداز ہے خون شہدا کي لالي

رنگ گردوں کا ذرا ديکھ تو عنابي ہے
يہ نکلتے ہوئے سورج کي افق تابي ہے

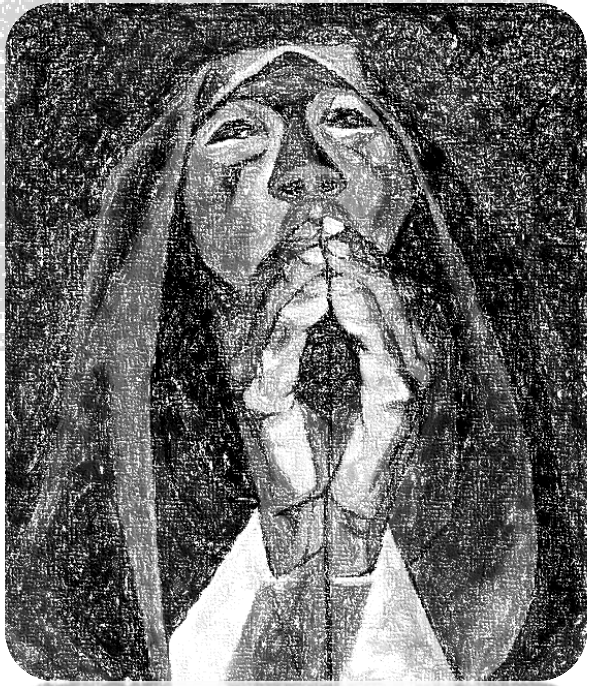

27) امتيں گلشن ہستي ميں ثمر چيدہ بھي ہيں
اور محروم ثمر بھي ہيں، خزاں ديدہ بھي ہيں

سينکڑوں نخل ہيں، کاہيدہ بھي، باليدہ بھي ہيں
سينکڑوں بطن چمن ميں ابھي پوشيدہ بھي ہيں

نخل اسلام نمونہ ہے برومندي کا
پھل ہے يہ سينکڑوں صديوں کي چمن بندي کا

28) پاک ہے گرد وطن سے سر داماں تيرا
تو وہ يوسف ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تيرا

قافلہ ہو نہ سکے گا کبھي ويراں تيرا
غير يک بانگ درا کچھ نہيں ساماں تيرا

نخل شمع استي و درشعلہ دود ريشہ تو
عاقبت سوز بود سايہ انديشہ تو

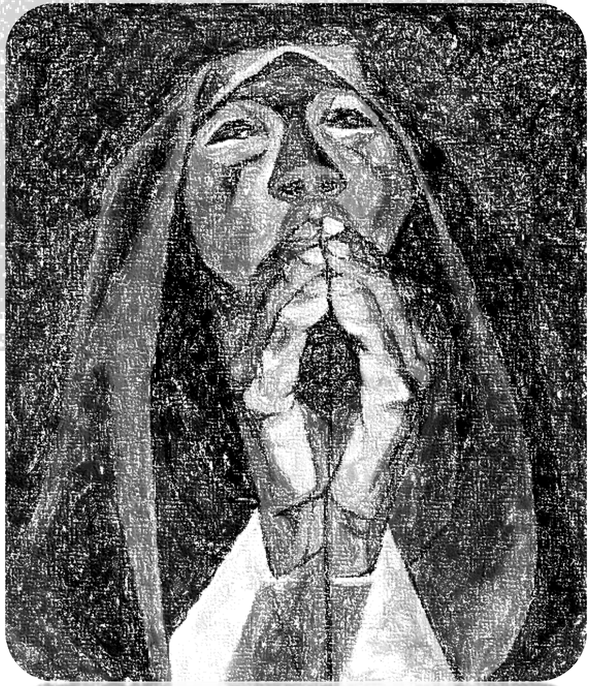

29) تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے
نشہ مے کو تعلق نہیں پیمانے سے

ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

کشتي حق کا زمانے میں سَہارا تو ہے
عصرِ نو رات ہے، دُھندلا سا ستارا تو ہے

30) ہے جو ہنگامہ بپا یورش بلغاري کا
غافلوں کے لیے پیغام ہے بیداري کا

تو سمجھتا ہے یہ ساماں ہے دل آزاري کا
امتحاں ہے ترے ایثار کا، خود داري کا

کیوں ہراساں ہے صہیل فرس اعدا سے
نور حق بجھ نہ سکے گا نفس اعدا سے

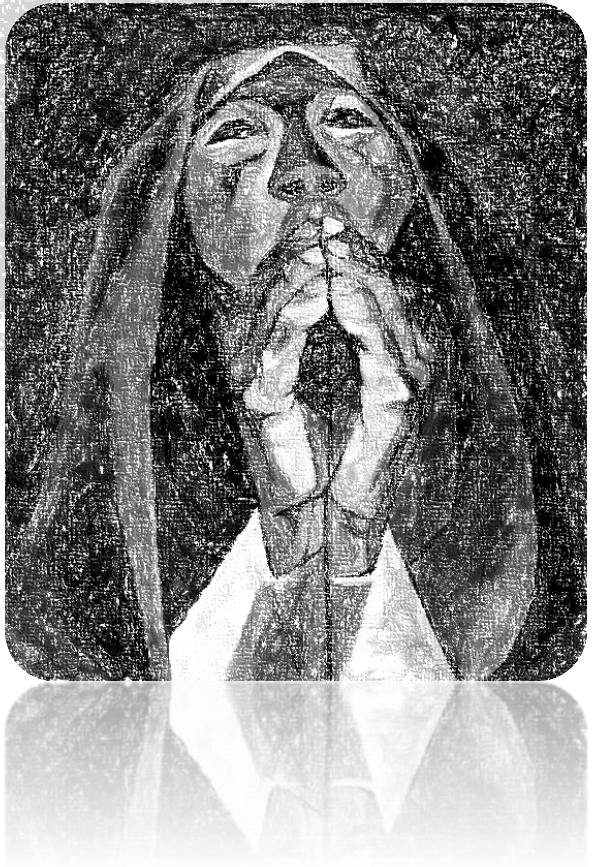

31) چشم اقوام سے مخفی ہے حقیقت تیری
ہے ابھی محفل ہستی کو ضرورت تیری

زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری
کوکب قسمت امکاں ہے خلافت تیری

وقت فرصت ہے کہاں، کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

32) مثل بو قید ہے غنچے میں، پریشاں ہوجا
رخت بردوش ہوائے چمنستاں ہوجا

ہے تنک مایہ تو ذرے سے بیاباں ہوجا
نغمہ موج سے ہنگامہ ء طوفاں ہوجا!

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

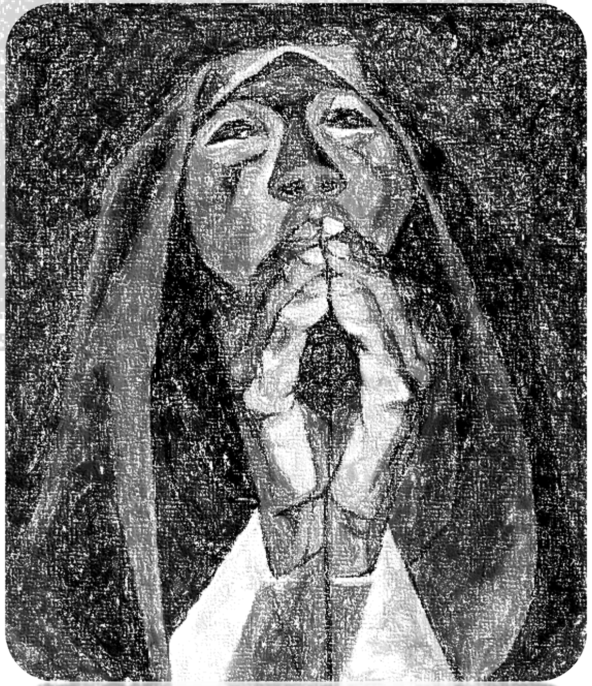

33) ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھي نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھي نہ ہو

یہ نہ ساقي ہو تو پھر مے، بھي نہ ہو، خم بھي نہ ہو
بزم توحید بھي دنیا میں نہ ہو، تم بھي نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسي نام سے ہے
نبض ہستي تپش آمادہ اسي نام سے ہے

34) دشت میں، دامن کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کي آغوش میں، طوفان میں ہے

چین کے شہر، مراقش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان 'رفعنالک ذکرک' دیکھے

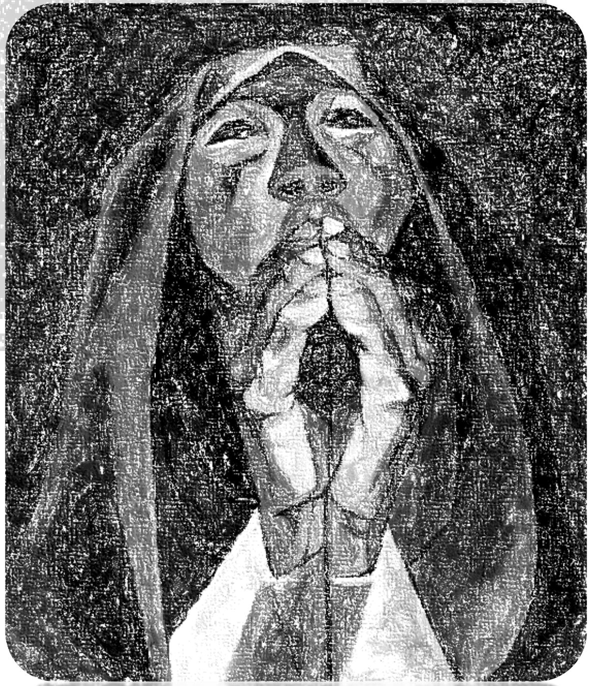

35) مردم چشم زمیں یعني وہ کالي دنیا
وہ تمھارے شہدا پالنے والي دنیا

گرمي مہر کي پروردہ ہلالي دنیا
عشق والے جسے کہتے ہیں بلالي دنیا

تپش اندوز ہے اس نام سے پارے کي طرح
غوطہ زن نور میں ہے آنکھ کے تارے کي طرح

36) عقل ہے تیري سپر، عشق ہے شمشیر تري
مرے درویش! خلافت ہے جہاں گیر تري

ماسوي اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تري
تو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر تري

کي محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں